اسلامی نکاح کے خدوخال

مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی

(بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور)

شعبۂ تحقیق واشاعت

Jamia Islamia Maseehul Uloom, Bangalore

K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149

H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001

Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149

فہرست اسلامی نکاح کے خدوخال

اسلامی نکاح کے خد و خال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی نکاح کے خدوخال

عصر حاضر میں ''نکاح'' کو جس حد تک پیچیدہ اور مشکل بنا دیا گیا ہے اور اس کی بنا پر جو معاشرتی وسماجی خرابیاں، اخلاقی روحانی بیماریاں اور معاشی واقتصادی پریشانیا ں، رونما ہورہی ہیں اور پورے سماج اور معاشرے کو ہلاکت وتباہی کے غار میں ڈھکیل رہی ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس پیچیدگی اور مشکل کا جب تک صحیح حل نہ نکالا جائے گا۔ معاشرہ کی صلاح وفلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نکاح معاشرہ کی بنیاد اور تعمیر کی پہلی اینٹ ہے اور جب تک یہ صحیح اور مضبوط نہ ہوگی اس وقت تک معاشرے کی عمارت نہ صحیح رخ پر قائم ہوسکتی ہے اور نہ ہی مضبوط ومستحکم ہوسکتی ہے۔

اور میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس بات کا پورا یقین رکھتا ہوں اور واقعہ بھی اس کی پوری طرح تصدیق وتوثیق کرتا ہے کہ نکاح کے مسئلہ کا صحیح حل صرف اور صرف اسلامی تعلیمات اور نبوی ہدایات کی پیروی میں منحصر ہے، ان کے سوا کوئی اور چیز اس بنیاد کو نہ صحت بخش سکتی ہے اور نہ مضبوطی واستحکام عطا کرسکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے نکاح کے مسئلہ پر جس صراحت ووضاحت اور حقیقت بینی وواقعیت پسندی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، دنیا کے کسی دستوراخلاق وصحیفہ قانون نے نہیں ڈالی ہے، مگر افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نے نکاح کے سلسلے میں اسلامی ونبوی تعلیمات وہدایات کو سراسر لغو وفضول سمجھ کر نظرانداز کر رکھا ہے اوران کے مقابلے میں من گھڑت رسومات اور معاشرے میں پھیلائی ہوئی لایعنی بدعات اور مجرمانہ خرافات درخرافات کو اختیا کر رکھا ہے اور ان کو ہر فرض سے بڑا فرض اور ہر فضیلت سے بڑی فضیلت خیال کر رکھا ہے۔ حسن معاشرت کی جو تعلیم اسلام

نے پیش کی ہے اس میں نکاح کی اہمیت وضرورت کے پیش نظر اس کا صحیح طریقہ زوجین کے انتخاب کا طریقہ اورزوجین کی ازدواجی زندگی کے اصول وآداب بھی بیان کیے گئے ہیں۔ یہاں چند اہم امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اسلام میں نکاح کا درجہ:

دنیا کے مختلف قوانین اور مذاہب نے نکاح کے بارے میں جوتصورات ونظریئے قائم کرر کھے ہیں ،ان سب کے برخلاف اسلام میں اس کا تصور نہایت لطیف اوراس کا درجہ اور مقام نہایت بلند ہے۔اسلام نکاح کومحض جنسی لذت کا ذریعہ یاحصول مال ودولت کاوسیلہ یاجاہ وعزت کے پانے کا طریقہ قرارنہیں دیتا۔بلکہ وہ نکاح کوعفت وعصمت اور پاکدامنی کا ذریعہ اورسماج میں محبت وموٗدت اورتمدن میں اخلاقی قدریں پیدا کرنے کاوسیلہ قرار دیتاہے ،اس سلسلے میں بہت سی آیات واحادیث پیش کی جاسکتی ہیں،مگراختصار کے پیش نظر چند پراکتفا کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے انسان کی تخلیق اور پھراس کی ازدواجی زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئےفرمایاہے۔

﴿یٰاَ یُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوْارَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَازَوْجَھَاوَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًاکَثِیْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوْااللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْ نَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا﴾[النساء:۱]

(اے لوگو!اپنے پروردگار سے ڈروجس نے تم کوایک جاندار(آدمؑ) سے پیدا کیااوراس جاندار سے اس کا جوڑا(حواؑ) کوپیدا کیا،پھران دونوں سے بہت سے مرداورعورتیں پھیلائیں،اورتم خدا سے ڈروجس کے نام سےتم آپس میں سوال کرتے ہواوررشتہ داری(کےحقوق ضائع کرنے سے)ڈروبلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پرنگہبان ہے)

اس میں انسان کے جوڑے بنانے کاذکراور پھر ان سے بہت سے مرد

وعورتوں کے پھیلائے جانے کا تذکرہ کے بعد ''ارحام'' یعنی قرابت داریوں کے حقوق کوضائع کرنے سے ڈرایا گیا ہے ، جواس طرف اشارہ کرتا ہے کہ نکاح معاشرے میں اخلاقی قدروں کے پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

ایک جگہ قرآن نے نکاح کے مقاصد وثمرات کا تذکرہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں کے ضمن میں اس طرح کیا ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ.﴾ [الروم :۲۱]

(اللہ کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہی میں سے تمہارے جوڑے بنائے تا کہ تم اس سے سکون حاصل کرواوراس نے تم میں محبت اوررحمت پیدا فرمائی۔ بلا شبہ اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا مقصد تسکین وراحت بتانے کے بعد نکاح کا ثمرہ یہ بیان کیا ہے کہ رحمت ومحبت پیدا ہوگی۔

نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ:

''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اس کو نکاح کر لینا چاہئے ، کیونکہ نکاح آنکھوں کو پست رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح عفت وعصمت اور پاکدامنی کا وسیلہ وذریعہ ہے۔ الغرض اسلام نے نکاح کو جس نظر سے دیکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ ایک بلند ترین اور پاکیزہ عمل ہے جو انسان کو بے راہ روی اور اخلاقی وروحانی گندگی سے

(۱)مشکوۃ: ۲٦۷

بچاتا ہے،اسی لیےاس کوعلماء نے عبادت کا ہم پلہ قرار دیا ہے۔علامہ ابن نجیم المصری نے ''الاشباءوالنظائر'' میں لکھا ہے:

''ہمارے لیے کوئی اورعبادت سوائے نکاح اورایمان کے ایسی نہیں ہے جوحضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک برابر مشروع ہواور جنت میں بھی باقی رہے۔(۱)

اس میں علامہ موصوف نے نکاح کوعبادت قرار دیا ہے اورایمان کے ساتھ اس کو جوڑکراس کا بلند درجہ بھی ظاہر کردیا ہے اور اس میں کوئی حیرت وتعجب کی بات نہیں ہے ، کیونکہ جب نکاح عفت وعصمت کا ذریعہ اورمحبت ورحمت کا سبب اور اخلاقی قدروں کے قائم ہونے کا وسیلہ ہےتو ضرور یہ عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔

❁ نکاح ایک عبادت ہے

نکاح کا عبادت ہونا ان احادیث وآثار سے بھی صاف مفہوم ہوتا ہے۔ان پر غورفرمایئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رسول اللہ ﷺ کاارشاد ہے کہ جب بندہ نکاح کرلیتاہےتواس کا آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے،اب اس کوچاہئے کہ باقی آدھے دین میں اللہ سےڈرتا رہے۔(۲)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کوتکمیل دین کا ذریعہ قرار دیا ہےاور تکمیل دین بہت بڑی عبادت ہےتو جواس کا ذریعہ ہووہ کیونکرعبادت کے درجے میں نہ ہوگا۔معلوم ہوا کہ نکاح عبادت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ **''لایتم نسک الناسک حتی یتزوج''**(۳)

(عبادت کرنے والے کی عبادت مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ شادی کرلے)

---
(۱)الاشباہ:۱۰۲/۲(۲)مشکوۃ:۲۶۷(۳)احیاءالعلوم:۲۳/۲

حضرت طاؤس جومشہورتابعی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ”**لایتم نسک الشاب حتی یتزوج**(۱)

(یعنی جوان کی عبادت مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شادی نہ کرلے۔)

ان اقوال سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح تکمیل عبادت کاذریعہ ہے اور جو ذریعہ عبادت ہووہ خودبھی عبادت کے درجے میں ہوتا ہے۔

نکاح عبادت کیوں ہے؟

مگر یہاں یہ بات ذہن میں ہوناضروری ہے کہ اس نکاح سے وہ نکاح مراد ہےجس کا مقصدعفت وعصمت ہو،محض جنسی لذت کی تحصیل یاکسی اورغرض سے نکاح کرنے کی قطعاً یہ فضیلت اوراس کا یہ درجہ نہیں ہے۔اسی لیےایک حدیث میں اس نکاح کوتکمیل ایمان کاذریعہ قراردیا گیاہے جواللہ کی رضا کے لیے ہو۔چنانچہ امام احمدؒ نے معاذ بن انس سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ ”**من انکح للّٰہ فقد استکمل ایمانہ**“جس نے اللہ کے لیےنکاح کیااس کاایمان کامل ہوگیا۔(۲)

ایک اورحدیث سےاس پرمزیدروشنی پڑتی ہے۔حضرت ابوذرؓ سےروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عکاف بن بشررضی اللہ عنہ سےفرمایا کہ کیاتمہاری بیوی ہے؟عرض کیا کہ نہیں،فرمایا کہ لونڈی بھی نہیں ہے؟عرض کیا کہ نہیں۔فرمایا کہ خیریت سےتم صاحب حیثیت بھی ہو؟ عرض کیا جی ہاں میں صاحب حیثیت بھی ہوں،فرمایا کہ پھرتم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو،اگرتم عیسائیوں میں سےہوتے توان کے پادری بنائے جاتے، دیکھو ہماری سنت نکاح ہےتم میں سب سے زیادہ بدتر وہ ہیں جوبے نکاحی ہیں اورتمہارے مرنے والوں میں بھی سب سے بدتر بے نکاحی ہیں،کیاتم شیطان کوموقع دیتے ہو؟اس کابہترین ہتھیارجونیک لوگوں میں بھی

(۱)سنن سعیدقسم اول:۱۲۳/۳(۲)تخریج الاحیاللعراقی:۲۲/۲

کارگر ہوتا ہے وہ عورتیں ہی ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو نکاح کرنے والے ہیں، یہ لوگ پاک وصاف ہیں۔(۱)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا مقصد اس نکاح کی ترغیب دینا ہے جو عفت وعصمت کا ضامن ہو اور اسی مقصد سے کیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ نے اس حدیث میں نکاح نہ کرنے پر اتنی سختی کرنے کی یہی وجہ بتائی ہے کہ بے نکاحی لوگ عام طور پر شیطان کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ شیطان عورتوں کو اپنا ہتھیار بنا کر لوگوں کو بہکا لیتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ تم کو پسند آ جائے تو تم کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے صحبت کرلو، کیونکہ اس سے وہ بات دل سے نکل جائے گی۔(۲)

ایک روایت میں یہ فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نظر عورت پر پڑ جائے تو وہ اپنی بیوی سے مل لے، کیونکہ اس (غیر عورت) کے پاس وہی ہے جو (اپنی بیوی کے) پاس ہے۔(۳)

ان احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام محض جنسی لذت کی تحصیل کے لیے نہیں، بلکہ عفت وعصمت اور پاکدامنی کے لیے نکاح کو اہمیت دیتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی ہوں اور مجھے اچھی طرح معلوم ہو کہ ان دنوں میں سے آخری دن بھی میری موت ہے اور مجھے ان دنوں میں نکاح کی ضرورت ہو تو فتنہ کے اندیشہ سے میں ضرور نکاح کرلوں گا۔(۴)

اس میں ابن مسعودؓ نے وضاحت کی ہے کہ وہ نکاح کو اتنا اہم سمجھتے ہیں کہ

(۱) مسند احمد: ۲۱۶/۱ (۲) مسلم: ۴۵۰/۱ (۳) ترمذی: ۱۰۷۸ (۴) سنن سعید: ۱۲۲/۲

مرنے کے قریب بھی ضرورت پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہتے، اس لیے کہ اس کے بغیر فتنہ کا اندیشہ ہے، یعنی حرام میں ابتلا کا خوف واندیشہ ہے۔

الغرض اسلام نے نکاح کو عبادت کا ہم پلہ قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ایمان ودین اور عبادت تکمیل پاتے ہیں اور آدمی عفیف و پاکباز رہتا ہے۔

آج کل کے نکاح:

اوپر کی تمام تر تفصیلات وتوضیحات کا خلاصہ دو باتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ اسلام میں نکاح عبادت کا ہم پلہ عمل ہے۔ دوسرے یہ کہ عبادت ہونا اس وجہ سے ہے کہ اس سے عفت اور عصمت حاصل ہوتی ہے، جو ایمان اور عبادات کے کامل ہونے کا ذریعہ اور سبب ہے، ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا اپنے ماحول ومعاشرے پر بھی ایک نظر ڈالیے اور دیکھئے کہ آج کل کے نکاحوں اور اس نکاح میں کیا فرق ہے، جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے اور اس کو عبادت کا ہم رتبہ قرار دیتا ہے۔

ذرا سے غور وفکر سے ہم بلا کسی تردد وتذبذب کے کہہ سکتے ہیں کہ آج کل کے اکثر نکاح اس کسوٹی پر نہیں اترتے۔ آج لوگ مال ودولت کی خاطر، عزت وجاہ کے لیے اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کی غرض سے نکاح کرتے ہیں۔ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہوتا کہ نکاح جس کے رچانے کے لیے اتنی دھوم مچائی جارہی ہے، اس کا عظیم ترین مقصد اسلام کی نظر میں نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کا تحفظ ہے، عفت وعصمت کی ملکوتی صفات پیدا کرنا ہے۔ ایمان میں جِلا، عبادت میں کمال اور اخلاق میں پاکیزگی کی تحصیل ہے اور جب یہ تصور نہیں تو نکاح کے عبادت ہونے کا خیال کہاں سے آئے گا؟ لہٰذا نکاح کو دنیوی ہنگاموں میں سے ایک ہنگامہ اور اپنے نفسانی جذبات وخواہشات کی تکمیل کے لیے ایک کارروائی سمجھتے ہیں، پھر اسی بنا پر نکاح کی انجام دہی میں اپنے آپ کو مختار کل خیال کرکے شریعت سے بالکل آزاد ہو جاتے ہیں، کیونکہ وہ

اس کو دین وشریعت سے متعلق ہی نہیں مانتے ،حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے جیسا کہ واضح ہو چکا۔

عبادت کا طریقہ سنت پر ہونا ضروری ہے:

یہاں میں خاص طور پر اس طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ نکاح جب عبادت ہے تو اس کا طریقۂ نبوی کے مطابق ہونا لازم وضروری ہے ۔ کیونکہ عبادت کی سرانجام دہی میں ہمیں اسکا پابند کیا گیا ہے کہ ہم اسوۂ رسول وطریقۂ نبی کی پابندی کریں۔اسی کو اس مشہور حدیث میں بیان کیا گیا ہے'' **من احدث فی امرناھذا مالیس منه فھورد**''(۱)

(کہ جوشخص ہمارے دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے)اور جب اوپر یہ ثابت ہو گیا کہ نکاح دینی کام اور عبادت ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں بھی کوئی نئی بات اپنی طرف سے داخل کرنا مردود ہوگا، بلکہ یہ ضروری ہے کہ ہم طریقۂ نبوی کے مطابق اس کام کو انجام دیں۔

نماز کتنی بڑی عبادت ہے اگر اس کو کوئی من مانے طریقہ پر ادا کرے تو کیا ادا ہو جائے گی؟ روزہ اپنے طریقہ پر رکھنے سے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس میں پورے طور پر سنت نبوی کی اتباع لازم ہے ۔اسی طرح نکاح بھی ایک عبادت ہونے کی وجہ سے من مانے طریقہ پر کرنے کی اجازت نہ ہوگی ، بلکہ سنت نبوی وطریقۂ اسلامی کی پابندی لازم وضروری ہوگی۔

مگر افسوس کہ آج نکاح کو بالکل شریعت کی تعلیم اور نبوی ہدایات کے خلاف انجام دیا جا رہا ہے جس سے وہ عبادت کے دائرہ سے نکل کر بدعت کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔جیسے اگر نماز میں کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے

(۱)مسلم:۲۴۹۹

پڑھےتو خلاف سنت ہونے کی بناپر وہ عبادت کے دائرہ سےنکل کر بدعت کے دائرہ میں آجاتا ہےجیسا کہ ایک صحابی نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔(۱)

نکاح کا اسلامی قانون وطریقہ:

اس موقعہ پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ نکاح کا اسلامی قانون وطریقہ کیا ہے جس سے یہ عمل عبادت کا ہم پلہ وہم رتبہ بن جاتا ہےاوراس کی خلاف ورزی سے وہ دائرۂ عبادت سے خارج ہوجاتا ہے۔ تاکہ ہمیں یہ فیصلہ کرنا آسان ہوکہ ہمارے آج کل کے نکاح کیا شریعت کے قائم کردہ حدود میں ایک عبادت کہلانے کے مستحق ہیں، یاان سے خارج ہوکر ایک من گھڑت رسم کہے جانے کے لائق ہیں۔مگر واضح ہوکہ یہاں اس سلسلے کی تمام تفصیلات پیش کرنا مقصود نہیں ہے، بلکہ صرف چندامور کو پیش کرنا مدنظر ہے،جن کا اصلاح معاشرہ کے لیے ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

نکاح کا مقصد عفت ہونا چاہئے:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نکاح کرنے کا مقصد عفت وعصمت ہونا چاہئے نہ کہ مال ودولت یاعزت ومنزلت۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسی شخص سے برکت ورحمت کا وعدہ فرمایا ہے جو مذکورہ مقصد کے لیے نکاح کرے۔آپ نے فرمایا کہ

”من تزوج امرأة لم يردبهاالاان يغض بصره ويحصن فرجه اويصل رحمه بارك الله له فيهاوبارك لهافيه“. (۲)

(جوشخص کسی عورت سےصرف اس غرض سےنکاح کرتا ہے کہ اس کی آنکھ نیچی رہےاورشرمگاہ محفوظ رہےاور صلہ رحمی کرے۔اللہ تعالیٰ اس مرد کےحق میں عورت کو اوراس عورت کےحق میں مرد کومبارک بنادے گا)

یہ پوری روایت آگے آرہی ہے، یہاں صرف ایک حصہ نقل کیا گیا ہے۔اس

---

(۱)ترمذی:۱/۱۵۷(۲)الترغیب:۳۰/۳

سے معلوم ہوا کہ نکاح کا مقصد عفت وعصمت، احصان و پاکدامنی اور صلہ رحمی ہونا چاہئے یہی اسلامی نکاح ہے، جس کو عبادت کا ہم رتبہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

عورت کا انتخاب دین کی بنیاد پر ہو:

دوسری بات یہ ہے کہ عورت کا انتخاب حسب ونسب، مال وزر اور حسن و جمال کی بناپر نہیں، بلکہ دین کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔اس سلسلے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔مثلاً:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، اس کے نسب، اس کے جمال اور اس کے دین کی وجہ سے، تو دین والی کو اختیار کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''عورت سے اس کے حسن کی بناپر نکاح نہ کرو کہ ممکن ہے کہ اس کا حسن اس کو ہلاک کر دے اور اس کے مال کے لیے بھی اس سے نکاح نہ کرو، کہیں اس کا مال اس کو سرکشی پر نہ ابھار دے اور اس کے دین کی بناپر اس سے نکاح کرو، پس ایک دیندار کالی کلوٹی باندی بے دین حسین وجمیل عورت سے بہتر ہے۔ (۲)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا انتخاب مال ودولت، حسب ونسب، حُسن و جمال کی بنیاد پر نہیں، بلکہ دین ودیانت، تقویٰ و پرہیز گاری، ایمان واسلام، اعمال واخلاق کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور یہ حکم جس طرح مردوں کو ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی ہے کہ وہ اپنے لیے دیندار شوہر پسند کریں۔اسی طرح مرد وعورت کے ذمہ دار وسرپرستوں کو بھی اس کا حکم ہے کہ وہ اپنے لڑکے یا لڑکی کے لیے دیندار بیوی یا شوہر کا انتخاب کریں۔

---

(۱) مشکوۃ: ۲۶۷ (۲) سنن سعید: ۱۲۵/۳

نکاح میں خرچ کم کرنا چاہئے:

تیسری بات یہ ہے کہ نکاح میں خرچ کم سے کم کرنا چاہئے، ایسے نکاح کو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "ان أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة." (۱)

"یعنی زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے کہ جس کا خرچ کم سے کم اور ہلکا ہو"

معلوم ہوا کہ اسلامی نکاح وہ ہے کہ جس میں اخراجات کم سے کم ہوں، نہایت سادگی سے انجام دیا جائے اور جو نکاح ایسا نہ ہو اس میں برکت نہ ہوگی۔

مہر زیادہ نہ باندھا جائے:

چوتھی بات یہ ہے کہ مہر میں بہت غلو نہ کیا جائے، بلکہ اپنی حیثیت کے مطابق قابل ادا مہر مقرر کیا جائے، محض تفاخر کے لیے لمبے چوڑے مہر کا رجسٹر میں لکھ دینا یہ کوئی اسلامی بات نہ ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ " خير الصداق أيسره" کہ بہترین مہر وہ ہے جو ہلکا اور آسان ہو۔ (۲)

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت کی سعادت و برکت اس میں ہے کہ اس کا مہر اور نکاح آسان ہو اور وہ صاحب اولاد ہو۔ (۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! تم مہر زیادہ نہ باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں بھلائی کی یا آخرت میں (ایک روایت میں اللہ کے پاس) تقویٰ کی ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ مستحق رسول اللہ ﷺ ہوتے، حالانکہ آپ نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا ہے۔ (۴)

(۱) مشکوۃ: ۲۶۸ (۲) بلوغ المرام: ۸۷ (۳) جمع الفوائد: ۲۱۹/۱ (۴) سنن سعید: ۱۵۲/۳

ہمارے زمانے کے نکاحوں پر ایک نظر:

ان حقائق کے بعد ہمارے زمانے کے نکاحوں پر ایک نظر ڈال کر دیکھئے کہ کیا وہ اپنی تعلیمات وہدایات کے مطابق سرانجام دیئے جاتے ہیں یا ان سے ہٹ کر من مانی طریقوں پر کیے جاتے ہیں؟

کیا عفت وعصمت کے لیے نکاح کیے جارہے ہیں؟ کیا دینداری اور امانت داری، خلوص وتقویٰ، ایمان واسلام کی بنیاد پر عورت ومرد کا انتخاب کیا جاتا ہے؟ نکاح کو سادگی وبے تکلفی سے اور آسان وسہل طریقے پر کیا جاتا ہے؟ مہر ہلکا اور ایسا کہ قابل ادا ہو باندھا جاتا ہے؟

اکثر وبیشتر نکاحوں کے بارے میں ان سوالوں کا جواب نفی میں ہی دینا ہوگا، پھر اس پر بس نہیں، بلکہ ان کے ساتھ مزید ہزاروں خرافات ورسومات کو ٹھونس رکھا ہے، بلکہ صریح حرام وناجائز باتوں کو بھی اس سے جوڑا گیا ہے۔ بتایئے اس قسم کے نکاح کو رسول اللہ ﷺ کی سنت اسلامی عبادت قرار دینا صریح تحریف نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ میں پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نماز کے نام کچھ خلاف شرع کام انجام دے اور کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اسلامی عبادت انجام دی ہے تو کیا محض اس کے اس کام کو عبادت اور نماز کہہ دینے سے وہ کام عبادت وسنت کہلانے اور نماز کے لقب پانے کا مستحق ہوجائے گا؟

ہرگز نہیں، بلکہ اس کی اس بات کو ہر آدمی نماز کی توہین اور سنت رسول کی گستاخی قرار دے گا، مگر عجیب بات ہے کہ آج پورا معاشرہ اسی قسم کی غلطی وگستاخی کا مرتکب ہورہا ہے، مگر کسی کو اس کا احساس نہیں۔ خطبۂ نکاح کے ساتھ من مانی رسومات وخرافات اور حرام وناجائز کاموں کو سرانجام دے کر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے سنت رسول اللہ کو پورا کیا ہے اور ایک عبادت انجام دی ہے۔ بتایئے یہ گستاخی نہیں

تو اور کیا ہے؟ یہ نکاح کی توہین نہیں تو اور کیا ہے۔

جوڑا جہیز کے طالب پر رسول اللہ کی پھٹکار:

میں یہاں نکاح میں ہونے والے تمام خرافات پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ صرف چند باتوں پر توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ان میں سے ایک جوڑے جہیز کے مطالبہ کا مسئلہ ہے اور آپ نے وہ حدیث پڑھی ہے جس میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے بتایا کہ نکاح کا مقصد عفت وعصمت اور پاکدامنی ہونا چاہئے اور اس مقصد سے کیا جانے والا نکاح بابرکت ہوتا ہے۔ مگر اب ہو کیا رہا ہے؟ ہو یہ رہا ہے کہ لوگ مال دولت سے اپنی حرص ولالچ کے پیٹ کو بھرنے کے لیے نکاح کرتے ہیں، مگر اس سے بھی ان کا یہ پیٹ بھرتا نہیں، بلکہ حرص ولالچ کی آگ اور بھڑک جاتی ہے اور کبھی کبھی کیا بلکہ بہت دفعہ یہ آگ بہت سی معصوم لڑکیوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ مگر اس پر بھی اس حریص ولالچی کو قرار نہیں آپاتا، بلکہ وہ دوسرے شکار کے لیے بے چین ہو کر تلاش شروع کر دیتا ہے۔ اللہ کے نبی نے سچ فرمایا: ''اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے کی تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو سوائے (قبر کی) مٹی کے کوئی چیز نہیں بھرتی''(۱)

مگر ان لوگوں کو جو نکاح سے مال دولت یا عزت وناموس یا کسی اور چیز کے طالب ہوتے ہیں، معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے دین ودنیا بربادی وہلاکت میں پڑے ہوتے ہیں، یہ جوڑے اور جہیز کے لیے شادی کرنے والے ذرا ہوش سے اور گوشِ ہوش سے اللہ کے نبی صادق ومصدوق ﷺ کا ارشاد سن لیں، آپ فرماتے ہیں:

''من تزوج امرأۃ لعزھالم یزدہ اللّٰہ الاذلاومن تزوجھالمالھالم

(۱) مشکوۃ: ۴۵۰

یزده اللّٰہ الافقرا ،ومن تزوجھا لحسبھالم یزده اللّٰہ الادناء ۃ، ومن تزوج امرأۃ لم یرد بھا الاان یغض بصره ویحصن فرجه اویصل رحمه بارک اللّٰہ له فیھا وبارک لھافیه. (۱)

(جوکسی عورت سے اس کی (دنیوی) عزت وحیثیت کی وجہ سے شادی کرتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت ہی میں اضافہ کرے گا،اور جواس کے مال کے سبب سے شادی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فقروافلاس ہی میں اضافہ کرے گا،اور جواس کے حسب ونسب کے سبب سے نکاح کرے گا ،تو اللہ تعالیٰ اس کواور پست کرے گا ،اور جوکسی عورت سےصرف اس لیے نکاح کرتا ہے کہ اس کی آنکھ نیچی رہےاور شرمگاہ محفوظ رہےاور صلہ رحمی کرے،تو اللہ تعالیٰ ان دونوں (مردوعورت کو) ایک دوسرے کے لیےمبارک بنائے گا)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے حق میں بددعا کی ہے یا اطلاع وخبردی ہے، جونکاح مال ودولت یاجاہ وعزت کے لیے رچاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اورزیادہ فقروافلاس میں مبتلا کرے گا اور ذلت وپستی سے ہمکنارکرے گا۔فقروافلاس میں مبتلا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے لیےاس مال میں برکت نہ دی جائے گی، بلکہ مال ودولت ہوتے ہوئے بھی یہ فقیرہی رہیں گے۔

اس حدیث میں جوڑےاور جہیز کے مطالبہ کرنے والوں کوعبرت حاصل کرنی چاہئے اورغوروفکر کرنا چاہئے کہ وہ دنیا کی فانی وبےحقیقت مال ودولت کے لیے اپنے آپ کوکس قدر ذلیل ورسوا کررہے ہیں۔لوگوں کی نظر میں بھی اوراس سے بڑھ کر اللہ ورسول کی نظر میں بھی۔حضرت خواجہ عزیزالحسن مجذوب کا یہ قطعہ اس جگہ ضروریادرکھئے۔

---

(۱) تخریج العراقی للاحیا:۳۸/۲

لطف دنیا کے ہیں کئی دن کے لیے
کھو نہ جنت کے مزے ان کے لیے
یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ
تو نے ناداں گل دیئے تنکے کے لیے

الغرض اسلامی نکاح کا سب سے بڑا جو امتیاز ہے وہ اس نیک مقصد کے تحت ہونا ہے اور جب یہ نہیں تو وہ اسلامی نکاح کہاں سے ہوا اور کیوں کر ہوا؟ اور مال و دولت کی تحصیل جیسے ذلیل مقصد کے لیے کئے جانے والے نکاح میں وہ برکات وثمرات کہاں اور کیسے جو اسلامی نکاح کے بیان کیے گئے ہیں؟ اور ایسے نکاح کو سنت رسول اور اسلامی عبادت کے پرشکوہ و پروقار الفاظ سے یاد کرنا کس طرح روا اور جائز ہوسکتا ہے؟

لڑکی والوں کا ناجائز مطالبہ:

یہاں ایک اور بات پر متنبہ کرنا بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آج کل جس طرح لڑکے کی طرف سے لڑکی والوں سے جوڑے اور جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکی والوں کی جانب سے بھی زیورات اور کپڑوں وغیرہ کا مطالبہ لڑکے سے کیا جاتا ہے، یہ بھی ناجائز اور حرام ہے اور فقہی مستندات میں اس کو صاف طور پر رشوت قرار دیا گیا ہے۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

''لو ابیٰ ان یزوجھا فللزوج الاسترداد قائما اوھالکالانہ رشوۃ''
یعنی لڑکی کے ذمہ دار نے بغیر کچھ لیے نکاح کرنے سے انکار کردیا تو مرد کو وہ چیز (خواہ باقی رہے یا نہ رہے) لوٹا لینے کا حق ہے، کیونکہ وہ رشوت ہے۔(۱)

(۱) شامی: ۱۵۶/۳

علامہ ابن نجیم مصریؒ نے بھی اس کو صاف طور پر رشوت قرار دیا ہے۔(۱)

عام طور پر لڑکی والے بہت معصوم بن جاتے ہیں اور سارا الزام لڑکے والوں پر ڈالتے ہیں، حالانکہ خود بھی لڑکے سے بہت سی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ بھی ناجائز ہے۔

ممکن ہے کوئی صاحب ارشاد فرمائیں کہ لڑکے والوں سے لے کر لڑکی ہی کو تو دیا جاتا ہے ہم تو نہیں لیتے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا، رشوت لے کر آپ خود کھا جائیں یا کسی کو دیدیں، اپنوں کو دیں یا غیروں کو دیں، رشوت تو بہر حال رشوت ہے۔

الغرض یہ مطالبہ خواہ لڑکے والوں کی طرف سے ہو یا لڑکی والوں کی جانب سے بہر صورت ناجائز ہے اور اس حدیث کی وعید کا مستحق بنادیتا ہے جس کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے۔

لڑکے اور لڑکی کے انتخاب کا ذلیل معیار:

اوپر نکاح کے مقصد پر کلام تھا۔ اب لیجئے دوسری بات کہ اسلام نے لڑکے یا لڑکی کے انتخاب کے لیے دین کو معیار قرار دیا ہے اور حسب ونسب، مال ودولت اور حسن وجمال کو معیار انتخاب بنانے سے سختی سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ اوپر احادیث سے ثابت ہو چکا ہے۔

مگر ہماری شامت دیکھئے کہ آج ہم کسی چیز کو معیار انتخاب بنانے کے لیے تیار نہیں ہیں تو وہ صرف اور صرف دین ہے۔ ایسے واقعات سننے میں آئے ہیں، بلکہ بعض دفعہ دیکھنے کا بھی موقع ہوا ہے کہ جس کے بارے میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دیندار ہے، لوگ اس کو لڑکی دینے تیار نہیں ہوتے۔ خود بعض حضرات نے مجھ سے

(۱) بحر الرائق: ۱۸۷/۳

بیان کیا کہ ہمارے پاس مال و دولت سب کچھ ہے اور ساتھ میں ہم لوگ دیندار بھی کہلاتے ہیں کہ داڑھی رکھی ہے، نماز پڑھتے ہیں اور معاملات میں حرام وحلال کا خیال کرتے ہیں، اس کی وجہ سے کوئی ہمیں لڑکی دینے پر تیار نہیں ہوتا۔

تقریباً دوسال پہلے میں اپنے گھر میں تھا کہ مجھے اطلاع دی گئی کہ بعض حضرات ملنا چاہتے ہیں، میں نے مدرسہ میں بیٹھنے کے لیے کہا اور پہنچا، دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں ان میں ایک نوجوان داڑھی رکھے ہوئے ہے، ان حضرات نے بتایا کہ اس نوجوان کی شادی کا مرحلہ ہے، یہ کافی مالدار ہے، مگر برا یہ ہوا کہ ساتھ ساتھ دیندار بھی ہے، اب ایک جگہ رشتہ طے ہونے والا ہے، صرف ایک بات سے معاملہ اٹکا ہوا ہے وہ یہ کہ لڑکی اور لڑکے والوں کا مطالبہ ہے کہ لڑکا داڑھی نکال دے، ورنہ وہ لڑکی دینے تیار نہیں ہیں۔ ان حضرات نے سوال کیا کہ کیا نکاح کے لیے داڑھی نکال دی جائے؟ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کو یہ لڑکی نہ ملی تو دوسری مل جائے گی، مگر اس خدا کو جس کو ہم مانتے ہیں ٹھکرا کر کسی اور خدا کو ہم پا نہیں سکتے ہیں آپ ایسی جگہ کو خود ٹھکرا دیں جو اللہ کے رسول کی سنت اور دینی واجب کو نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں۔

یہاں اس بحث میں نہیں جانا ہے کہ داڑھی واجب ہے یا سنت؟ یا کیا؟ بتانا صرف یہ ہے کہ لوگوں کو دین سے کس قدر بے زاری ہے کہ وہ انتخاب کا معیار دین کو بنانا قطعاً پسند نہیں کرتے۔ اس کے برخلاف مال دولت اور حسن وجمال کو معیار خیال کرتے ہیں اور اسی پر معاملات طے کرتے ہیں، بلکہ اس میں بھی سب سے ذلیل مقصد مال دولت کو مقدم رکھتے ہیں اور پھر بھی اپنے نکاحوں کو سنت رسول اور اسلامی عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے؟

دیندار رشتہ آنے پر نکاح نہ کرنا فساد کا باعث ہے:

معلوم ہونا چاہئے کہ دیندار رشتہ آنے کے بعد نکاح نہ کرنا اور مال ودولت یا حسن وجمال کا انتظار کرنا ،اسلام کی نظر میں سخت ناپسندیدہ بات ہے، بلکہ حدیث میں اس کو فساد کا سبب وباعث بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

اذاخطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه ان لاتفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد عریض۔(۱)

(جب تمہارے پاس ایسے لوگ (نکاح کا) پیغام بھیجیں جن کا دین واخلاق پسندیدہ ہو تو ان سے نکاح کردو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا)

اس حدیث کے مطابق نکاح نہ کرنے پر اور مال ودولت کے انتظار میں تاخیر کرنے پر جو فساد اور فتنہ مچا ہوا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ کہیں ناجائز تعلقات پل رہے ہیں اور کہیں ناجائز اولاد پل رہی ہیں اور کہیں ناجائز اولاد کو خود حرام کا ارتکاب کرنے والے گلا دبا کر مار رہے ہیں ،اور کہیں اس کو پھینک رہے ہیں ،کہیں یہ ناجائز حمل گرائے جاتے ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر یہ کہ کبھی ان تعلقات سے لڑکا ولڑکی بھاگ جاتے ہیں ، یہ سارا فساد اور فتنہ اسی وجہ سے ہے کہ لوگوں کو دیندار پسند نہیں اور دنیادار بغیر دنیا کے راضی نہیں اور دنیا کے جمع کرنے میں نکاح مؤخر ہوتا جاتا ہے اور یہ سب فساد ظاہر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک فساد وہ بھی ہے جو دنیا کی دولت اور عزت کی خاطر رونما ہوتا ہے کہ بے دین سے نکاح ہوا اور وہ دنیا کا حریص دنیا مانگ رہا ہے، ورنہ جلانے، پھنسانے ،مارنے ،پیٹنے کے لیے تیار ہے۔ یہ بھی تو فساد وفتنہ ہے ۔غرض یہ کہ دینداری کو مد نظر نہ رکھنے اور دنیا کو پیش نظر رکھنے میں ہر طرح آفت وفساد ہے۔

(۱) مشکوۃ:۲۶۷

نکاحوں میں اسراف وفضول خرچی اور ناجائز امور:

اب تیسری بات کو دیکھئے کہ اسلام نے اس نکاح کو بابرکت قرار دیا جس میں کم خرچ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر خرچ زیادہ ہوگا، اسی قدر برکت کم ہوتی جائے گی۔ یہ تو مباح وحلال خرچ کے متعلق ارشاد ہے اور اگر خدانخواستہ اس میں حرام وناجائز خرچ بھی داخل ہو جائے تو اس کے بابرکت ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بلکہ اب یہ نہایت مذموم اور قبیح نکاح ہوگا۔

اور غور فرما لیجئے کہ آج کل کے نکاحوں کا کیا حال ہے؟ تفصیل سے ایک ایک جز پر کلام کیا جائے تو مستقل دفتر تیار ہو جائے جس کی نہ گنجائش، نہ فرصت، نہ ضرورت۔ اشارہ عقلمندوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

رقعہ جات اور وہ بھی حسین وخوبصورت، نہایت قیمتی، دعوت میں مختلف کھانوں اور مشروبات کی بھرمار، دعوت بھی ایک دفعہ نہیں چار چار پانچ پانچ دفعہ۔ ہلدی، شکرانہ، نکاح، جلوہ ولیمہ۔ پھر اس کے بعد جمعگی وغیرہ۔ نکاح کی دعوت میں پان بیڑا، بادام، اخروٹ، مصری وغیرہ نکاح کے بعد موز، مٹھائی، نکاح خانہ (شادی محل) کی آرائش وزیبائش اور خود شادی محل کا بڑا اور وسیع ہونا اور خوبصورت حسین ہونا اور محل نکاح میں اور اس کے پہلے اور بعد کی متعدد نشستوں میں تصویر کشی اور ویڈیو کا انتظام، عورتوں اور مردوں کا اختلاط اور بے پردگی وغیرہ وغیرہ۔ کیا ان تمام امور کے ہوتے ہوئے موجودہ دور کے نکاحوں کو سنت اور عبادت کہا سکتا ہے؟ یا یہ کہنے والوں کو گستاخ وتوہین کرنے والا قرار دینا چاہئے؟

موجودہ دور کے نکاحوں میں شرکت کا حکم:

یہیں یہ مسئلہ بھی عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ایسے نکاحوں میں اور جن کا ابھی ذکر ہوا شرکت کرنے کا کیا حکم ہے؟

علماء نے تصریح کی ہے کہ ایسے نکاحوں میں، دعوتوں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے جہاں منکر اور ناجائز بات ہوتی ہو۔

حضرت سفینہ مولیٰ ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا، آپ نے اس کے لیے کھانا بنوایا، حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ کاش اللہ کے رسول ﷺ کو بھی ہم بلاتے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھاتے۔ چنانچہ آپ کو دعوت دی گئی آپ تشریف لائے اور آپ نے دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا تو آپ نے ایک پردہ پر نظر کی (جو کہ منقش تھا) اور واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہؓ آپ کے پیچھے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو لوٹا دیا؟ فرمایا مجھے یا کسی نبی کو ایسے گھر جانے کی گنجائش نہیں جو مزین ہو۔ (۱)

دیکھئے اللہ کے رسول اس کے گھر جانا پسند نہیں کرتے جو گھر کو مزین بنا رکھے۔ اب کیا خیال ہے آج کل کے شادی محلوں کا جہاں ہزار قسم کی زیب وزینت کی جاتی ہے؟

بیہقی نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ حضرت ابو مسعود کو ایک شخص نے دعوت دی، آپ نے پوچھا کہ کیا گھر میں تصویر ہے؟ عرض کیا، جی ہاں، فرمایا: میں گھر میں داخل نہ ہوں گا جب تک کہ وہ تصویر توڑ نہ دی جائے۔ (۲)

حضرت امام بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے ایک گھر میں تصویر دیکھی تو واپس چلے آئے۔ (۳)

ان دو صحابہ کے عمل سے معلوم ہوا کہ جہاں تصویر ہو وہاں جانے کی اجازت نہیں، بلکہ جانے کے بعد بھی واپس آجانا ضروری ہے۔ کیا آج کل نکاحوں میں ویڈیو اور تصویر نہیں لی جاتی؟ پھر کیا وہاں جانے کی اجازت ہوگی؟

---

(۱) مشکوۃ: ۲۷۸ (۲) فتح الباری: ۲۳۹/۹ (۳) بخاری: ۷۷۸/۲

امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو دعوت دی، انہوں نے وہاں دیکھا کہ دیوار پر پردہ لٹکا ہوا ہے، یہ دیکھ کر آپ واپس آگئے اور فرمایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔(۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک بار شادی کی دعوت میں گئے، دیکھا کہ گھر پردہ سے ڈھا نپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا کہ کب سے تیرے گھر میں کعبہ آگیا ہے؟ پھر جو صحابہ آپ کے ساتھ تھے ان سے فرمایا کہ ہر ایک اس حصہ کو پھاڑ دے جو اس کے قریب ہے۔(۲)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آج کل جو بعض جگہ رواج ہے کہ دیواروں پر پردے لگاتے ہیں، یہ جائز نہیں ہے اور جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں جانا بھی جائز نہیں ہے، اگر جائے تو اس کو روکنا چاہئے۔

---

(۱) بخاری:۲/۷۷۸ (۲) فتح الباری:۹/۲۵۰